© rasailojaraid.com

اکرام اللہ ساجد کیلانی

روزہ

اور رمضان

یٰایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم
لعلکم تتقون (القرآن الحکیم)

روزہ کے لئے قرآن مجید، حدیث نبوی اور عربی لغت میں لفظ "صوم" استعمال ہوا ہے، جس کے معنی رک جانے کے ہیں۔ اصطلاح شرع میں صوم، اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے پیٹ اور نفس امارہ کی شہوت رانی سے باز رہنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ھو الامساک عن الطعام والشراب والوقاع بنیۃ خالصۃ للہ عزوجل" الخ

کہ "خالص رضائے الٰہی کی نیت سے کھانے پینے اور مجامعت سے رک جانے کا نام روزہ ہے"

قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت سے بھی یہی مفہوم حاصل ہوتا ہے:

"فالئن باشروھن وابتغوا ما کتب اللہ لکم وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی الیل" الآیۃ

یعنی مجامعت اور کھانے پینے کی اجازت صبح صادق تک ہے، پھر رات تک روزہ کو پورا کرنا یعنی ان باتوں سے باز رہنا ہوگا۔

روزہ کی حقیقت:

قرآن مجید میں ہے:

"یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ "اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔"

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ روزہ تمام عبادات میں سے ایک انفرادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام کے دیگر ارکان ظاہری ہیں۔ مثلاً نماز پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ مسجد میں نماز کے وقت ایک جم غفیر جمع ہوتا ہے، بیسیوں یا سینکڑوں آدمی ایک دوسرے کے ساتھ اور ایک دوسرے کے سامنے نماز ادا کرتے ہیں، یہی حال حج کا ہے، زکوٰۃ بھی کم از کم دو آدمیوں پر ظاہر ہوگی، ایک دینے والا اور دوسرا لینے والا، لیکن روزے کا معاملہ ان تمام سے مختلف ہے۔ یہ راز سوائے روزہ دار کے اور اللہ احکم الحاکمین کے کوئی دوسرا نہیں جان سکتا کہ کون روزہ دار ہے اور کون روزہ سے نہیں۔ شدید گرمی میں روزہ دار دن میں کئی مرتبہ کلی کرتا ہے۔ اور اگر وہ پانی کے چند قطرے یا گھونٹ پیٹ میں اتارنا چاہے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے اس فعل سے باز رکھ سکتی ہے اور نہ ہی اس کی اس حرکت کو نوٹ کر سکتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ ایسا نہیں کرتا، یہ احساس کہ اللہ سے اس کی کوئی بات، کوئی فعل اور کوئی حرکت پوشیدہ نہیں، اسے پانی پینے کی شدید خواہش پر قابو پانے میں مدد دیتا ہے اور وہ حکم الٰہی کی حکم عدولی سے باز رہتا ہے۔ گویا وہ صرف اللہ کے ڈر سے تنہائی میں پانی نہیں پیتا کمرے میں بند ہو کر کھانا نہیں کھاتا اور نفس کی ہر ایسی خواہش کو سختی سے دبا دیتا ہے جو روزہ کی حالت میں اس کے لئے جائز نہیں۔ پس یہی خشیتِ الٰہی تقویٰ ہے اور روزہ کی وجہ سے اللہ اور اس کے بندے کے درمیان ایک خاص تعلق قائم ہو جاتا ہے جس میں غیر کی رسائی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"الصوم لی وانا اجزی بہ"

کہ روزہ (ایک ایسی منفرد عبادت ہے جو صرف) میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

روزہ دار کے لئے روزہ میں طلوعِ فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں تو جو چیزیں اس پر ہمیشہ سے حرام ہیں، ان سے تو وہ بطریقِ اولیٰ پرہیز کرے گا۔ چنانچہ برائیوں سے اجتناب کی یہ تربیت اور ٹریننگ روزہ دار کی پوری زندگی کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوگی، جذبات کا جنون ختم ہوگا، نفس زیر ہوگا اور روحانی قوتیں جاگ اٹھیں گی۔ نتیجتاً حق کی تابعداری اس کے لئے آسان ہو جائیگی اور احکام ربانی کی قدر و منزلت اس کے دل و دماغ میں گھر کر جائیگی۔

اس لحاظ سے روزہ کو محض فاقہ قرار دینا قطعاً غلط ہوگا۔ جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے[1]۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] کمیونسٹوں کو یہ وہم ہے کہ چونکہ ابتدائے اسلام میں غربت تھی اس لئے روزے کا حکم دیا گیا (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ہمارے پیشِ نظر ہے:

"لیس الصوم من الاکل والشرب انما الصوم من اللغو والرفث"

کہ "روزہ محض کھانا پینا چھوڑ دینے کا نام نہیں بلکہ اصل میں بیہودہ اور گندی باتوں سے پرہیز کا نام روزہ ہے۔"

نیز فرمایا:

"من لم یدع قول الزور والجھل والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ ان یدع طعامہ و شرابہ"

کہ "جو شخص غلط بیانی، جہالت کی باتیں اور جاہلانہ حرکتیں (روزے کی حالت میں) ترک نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ کو قطعاً اس بات کی ضرورت نہیں کہ (ایسا روزہ دار) اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔ (کیونکہ اس کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا برابر ہے)"

ان احادیثِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روشنی میں یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ روزہ کو فاقہ کہنا ہرگز درست نہیں بلکہ یہ ایک مستقل اور منفرد عبادت ہے جس کے اثرات انسان کی دنیوی اور اخروی زندگی پر مترتب ہوتے ہیں۔ اسی لئے قرآنِ مجید میں اس کی جزا "لعلکم تتقون" (تاکہ تم متقی بن جاؤ) بیان کی گئی ہے۔ متقی اور پرہیزگار وہی ہوتا ہے جو ممنوعات سے پرہیز کرتا، احکامِ خداوندی کو حرزِ جاں بناتا اور فرامینِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیتا ہے۔

اور شاید روزہ اپنے انہی دور رس نتائج کی بنا پر ایک عالمگیر حیثیت کا حامل رہا ہے۔ تاریخِ عالم کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آج تک جتنے بھی مذاہب گزرے ہیں، روزہ کسی نہ کسی صورت میں سب میں موجود رہا ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ "کما کتب علی الذین من قبلکم" صاف بتلا رہے ہیں کہ روزہ امم سابقہ پر بھی فرض رہا ہے۔

روزہ اور رمضان: مجمع البیان میں ہے کہ "سمی رمضان لانہ یرمض الذنوب"، یعنی اس

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) حالانکہ یہ واقعات کے بالکل خلاف ہے ۲ھ میں روزے فرض ہوئے اور اسی سال جنگِ بدر ہوئی، اور جنگِ بدر کے بعد مسلمانوں کی حالت روز بروز بہتر ہوتی چلی گئی، فراخی کے دن آنے لگے۔ اگر روزہ کی فرضیت کی بنیاد غربت ہوتی تو روزے ہجرت سے بہت پہلے فرض ہو جانے چاہئیں تھے جبکہ مسلمانوں کی حالت انتہائی تنگدستی کی تھی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ماہ کا نام رمضان اس لئے پڑا کہ یہ مہینہ روزہ داروں کے گناہ جلا کر ختم کر دیتا ہے۔ صاحب قاموس لکھتے ہیں:

"سُمِّیَ رَمَضَانَ لِاَنَّہٗ یُحْرِقُ الذُّنُوْبَ"

کہ "گناہوں کو جلا کر ختم کر دینے کی وجہ سے اس ماہ کو رمضان کہا جاتا ہے"

"رمضان" کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ سان پر تیر کے پھالے کو رکھ کر دوسرے لوہے سے کوٹنا، تاکہ پتلا تیز اور سیدھا ہو جائے۔ اسی طرح نفسِ انسانی کو رمضان کے سان پر رکھ کر روزے کے ہتھوڑے سے کوٹا جاتا ہے تاکہ یہ جذباتی نہ ہو بلکہ عقل و حکمت میں تیز ہو، سیدھی راہ پر چلنا اس کے لئے آسان ہو، اور اس کا دل نرم پڑ جائے تاکہ ذکرِ خداوندی اثر کرے۔ چونکہ ایسے پُرمغز معانی کسی اور ماہ کے نام میں نہیں پائے جاتے اور عربی لغت میں ہر چیز کو اس کی اصلیت سے خصوصی مناسبت ہوتی ہے اس لئے عین مناسب تھا کہ روزہ جیسی ریاضتِ نفس ماہِ رمضان میں ہوتی۔

رمضان اور قرآن:

قرآنِ مجید اسی ماہ رمضان میں نازل ہوا۔ اور قرآنِ مجید امتِ مسلمہ کے لئے ایک ایسی بابرکت اور ابدی نعمت ہے کہ اگر پوری امت کو تمام عمر شکر گزاری کا موقع ملتا جائے تو بھی شکر یہ ادا نہیں ہو سکتا لیکن چونکہ اپنی سی کوشش ضروری ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکر بجا آوری کا اظہار روزہ سے کرتے تھے اس لئے ضروری ہوا کہ ماہِ رمضان میں روزے رکھے جائیں تاکہ اس نعمتِ عظمیٰ کے حصول پر زیادہ سے زیادہ اظہارِ تشکر کیا جائے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدیً للناس وبینٰت من الھدیٰ والفرقان ط فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ"

کہ "رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا، جس میں لوگوں کے لئے ہدایت، دلائل اور معجزے ہیں۔ لہٰذا اس نعمت کا شکریہ اسی صورت میں ادا ہو سکتا ہے کہ، جو بھی اس مہینے کو پالے وہ روزے رکھے"

احکام و مسائل

مشکوک دن کا روزہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غبار یا بادل ہو تو مشکوک دن کا روزہ نہ رکھو بلکہ شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔ (متفق علیہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رویت ہلال :

رمضان المبارک کے چاند کے لئے ایک اور عید کیلئے دو مسلمان متبع شریعت کی شہادت ہونی چاہیئے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ وغیرہ)

ضروری وضاحت :

اسلامی تقریبات قمری مہینوں پر منحصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

"اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ"

کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کی گنتی بارہ ہے جن سے چار حرمت کے ہیں" اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ حرمت کے چار ماہ صرف قمری ہیں شمسی نہیں۔ نیز شمسی مہینوں کا خود ساختہ حساب اسلام ایسے عالمگیر مذہب کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ شہروں کے پڑھے لکھے لوگ تو ڈائریاں بھی لکھتے ہیں اور شمسی یا قمری تقویم کا حساب بھی لگا سکتے ہیں، لیکن دیہاتوں، جنگلوں اور پہاڑوں میں بسنے والا انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے یہی آسان ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھ لیا یا عید منالی اور یہ بات ویسے بھی اسلام کی روح "اَلدِّیْنُ یُسْرٌ" کے عین مطابق ہے جس پر ہر کس و ناکس عمل کر سکتا ہے کیونکہ یہ دین صرف پڑھے لکھے لوگوں یا شہر میں بسنے والوں کا دین نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کا دین ہے جو مسائل میں عالم سے زیادہ جاہل اور طاقت ور سے زیادہ کمزور کا لحاظ رکھتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ ترقی یافتہ دور میں بھی گھڑیوں اور ڈائریوں کے اس قدر عام ہو جانے کے باوجود ہمارے دیہات کے بسنے والے لوگوں اور بڑے بوڑھوں کو ستاروں سے وقت اور چاند سے تاریخیں معلوم کرنے میں زیادہ آسانی ہے۔ لہٰذا یہی مناسب تھا کہ روزوں کا حساب بھی قمری مہینوں کے حساب سے ہی رکھا جاتا۔ لہٰذا اس کے لئے اسلام نے رویت ہلال (بصری) کا اعتبار کیا ہے۔

علاوہ ازیں شمسی مہینوں کا حساب یوں بھی الجھن کا باعث ہوتا کہ بعض علاقوں کے لوگ ہمیشہ سردیوں میں روزے رکھتے اور بعض علاقوں کے لوگ ہمیشہ گرمیوں میں، مثلاً ہمارے ہاں نومبر دسمبر ہمیشہ سردیوں میں آتے ہیں اور جون جولائی ہمیشہ گرمیوں میں، اور جب ہمارے ہاں براعظم ایشیا میں سردی ہوتی ہے تو جنوبی امریکہ، آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے ملکوں میں سخت گرمی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں مساوات قائم نہ رہتی۔ اور یہ بات اللہ ارحم الراحمین کی رحمت سے بعید ہے کہ اپنے بعض بندوں کو انتہائی آسانی بخشے اور بعض کو انتہائی مشقت میں ڈالے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چاند دیکھنے کی دعا :

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیا چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے :

"اللّٰھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام یا ھلال ربی وربک اللّٰہ" (ترمذی)

روزہ کی نیت :

روزہ عبادت ہے اور ہر عبادت کے لئے نیت ضروری ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزہ کی نیت قبلِ فجر نہ کی اس کا روزہ نہیں ۔ (ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، دارمی، ابن خزیمہ، ابن حبان، دارقطنی)

زبانی نیت بدعت ہے :

نیت دل کے ارادے کا نام ہے ، زبانی نیت بدعت ہے ۔ آج کل جو الفاظ "وبصوم غد نویت من شھر رمضان" ، نیت روزہ کے لئے مروج ہیں ، ان کا کوئی ثبوت نہیں ۔

سحری کا وقت :

حضرت زید بن ثابت رض فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سحری اور نماز (اذان) میں پچاس آیات پڑھنے کا وقفہ ہوتا تھا ۔ (بخاری)

سحری کھانا سنت اور باعثِ برکت ہے :

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تسحروا فان فی السحور برکۃ"

کہ "سحری ضرور کھاؤ ، اس میں برکت ہے ۔" (بخاری ، مسلم)

کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا :

۱ - بھول کر کھانا پینا
۲ - خوشبو اور سرمہ لگانا
۳ - مسواک کرنا
۴ - سر اور بدن پر تیل لگانا
۵ - آنکھ ، ناک یا کان میں دوائی ڈالنا ، پچھنے لگوانا بشرطیکہ کمزوری کا ڈر نہ ہو ۔
۶ - ہنڈیا کا نمک چکھ کر فوراً تھوک دینا ۔
۷ - روزہ رکھ کر صبح صادق کے بعد غسلِ جنابت کرنا
۸ - احتلام ہونا
۹ - گرد و غبار ، مکھی مچھر کا حلق میں از خود چلا جانا ، تالاب وغیرہ میں غوطہ لگانا جس سے پانی ناک یا حلق کے ذریعے اندر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ جاسکے۔

۱۰۔ ناک میں بغیر مبالغہ پانی ڈالنا۔

۱۱۔ مسوڑھے کے خون، یا کلی کے بعد پانی کی تری کا یا دانت میں غیر محسوس ریزوں کا تھوک کے ساتھ اندر چلے جانا۔

۱۲۔ بیوی کا بوسہ لینا یا محض ہمکنار ہونا مگر جوان کو اس سے پرہیز کا حکم دیا گیا ہے۔ (۱۳) قے آنا

ان چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

۱۔ دانستہ کھانا پینا
۲۔ جماع کرنا
۳۔ خود قے کرنا
۴۔ نسوار لینا
۵۔ حقہ سگریٹ پینا
۶۔ ناک میں پانی یا دوائی مبالغہ سے چڑھانا کہ حلق کے اندر اتر جائے۔
۷۔ چغلی، غیبت کرنا (اس سے مراد تحذیر ہے)

کفارہ:

بلا عذر شرعی روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے، اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو (بیک وقت) کھانا کھلائے۔ (بخاری)

افطار میں جلدی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر"

کہ "جب تک لوگ افطاری میں جلدی کریں بھلائی میں رہیں گے۔" (بخاری و مسلم)

افطاری کس چیز سے مسنون ہے؟

حضرت انس رض فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ مغرب سے قبل تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے، تر نہ ہوتیں تو خشک سے اور یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔

افطاری کی دعا:

"اللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ"

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے سے افطار کیا۔

آج کل جو اس دعا میں "وبک آمنت وعلیک توکلت" کا اضافہ سمجھا جاتا ہے، غلط ہے، کسی حدیث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں یہ الفاظ موجود نہیں ۔

۲۔ " ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ " (ابوداؤد)

ترجمہ : پیاس بجھ گئی ، رگیں آسودہ ہوگئیں اور ان شاء اللہ اجر ثابت ہوگیا۔

مریض اور مسافر : (قرآن مجید)

مریض اور مسافر کو دورانِ سفر و مرض روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے مگر بعد میں قضا دینی ہوگی ۔

شیخ فانی :

اگر کسی مرد اور عورت پر ایسا بڑھاپا آگیا ہے کہ اب طاقتور اور تندرست ہونے کی توقع نہیں تو وہ روزہ نہ رکھیں ، روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں ۔[۱] (قرآن مجید)

حاملہ اور مرضعہ :

ا ۔ حاملہ اور مرضعہ کو اگر خوف ہو کہ روزہ سے بچہ کو نقصان پہنچے گا تو اس کو بھی روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے ۔ (ابوداؤد ، ترمذی ، نسائی ، ابن ماجہ)

ب ۔ روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے اور اگر ممکن ہو تو بعد میں قضائی بھی دے (ابن کثیر)

فضائل روزہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے بہت سے فضائل احادیث میں منقول ہیں ۔ چند احادیث درج ذیل ہیں ۔

گناہوں کی معافی :

صحیحین میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ "

کہ جو شخص ایمان کی حالت میں نیکی کے شوق سے روزہ رکھے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں ۔

جنت میں داخلے کے لئے خاص دروازہ :

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :

" فی الجنۃ ثمانیۃ ابواب منھا باب یسمی الریان لا یدخلہ الا الصائمون "

کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ، ان میں سے ایک کا نام " ریان " ہے جس سے صرف روزہ داری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

داخل ہوں گے۔"

صحیحین میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے :

" ابن آدم کے تمام عمل دس گن سے سات سو گن تک شمار ہوتے ہیں ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ، مگر روزہ ، کہ وہ میرا ہے اور میں ہی اس کی جزا بھی دیتا ہوں - اس نے میری خاطر اپنی شہوت اور کھانا پینا چھوڑا ، روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ، ایک افطاری کے وقت اور دوسری خداوند کریم سے ملاقات کے وقت ، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری سے زیادہ پسندیدہ ہے اور روزہ ڈھال ہے ، تو جب کسی کا روزہ ہو تو نہ عورتوں سے میل ملاپ کرے اور نہ ہی شور مچائے ، اگر کوئی گالی دے یا جھگڑے تو کہدے کہ میں روزہ دار ہوں -"

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ روزہ ڈھال ہے لیکن اسے پھاڑ نہ دے ، پوچھا گیا ، یا رسول اللہ پھاڑنا کیسا ؟ فرمایا کہ جھوٹ اور غیبت سے ! (جمع الفوائد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرتے ہیں :

" روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کرتے ہیں ، روزہ کہتا ہے کہ میں نے اسے کھانے اور پینے سے روکا ہے ، میری سفارش قبول فرمائیں اور قرآن مجید کہتا ہے کہ میں نے اسے رات کو نیند سے روکا ہے ، میری سفارش مان لیں ، اللہ تعالیٰ دونوں کی سفارش قبول فرماتے ہیں ۔" (بیہقی شعب الایمان)

روزہ سے معرفتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے :

روزہ کی تین سٹیجیں ہیں ، پہلی یہ کہ انسان کھانے پینے سے پرہیز کرے ، دوسری یہ ہے کہ روزہ دار ہر قسم کے گناہوں سے بچے اور تیسری اور آخری سٹیج یہ ہے کہ دنیاوی ، پراگندہ خیالات سے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے ۔

چنانچہ علامہ محمد بن احمد المحلی المتوفی ۸۵۰ھ کہتے ہیں :

" روزے کی عمومی حیثیت یہ ہے کہ انسان ، پیٹ ، شرمگاہ اور ہر عضو کی خواہش کو دبائے ، اس کی خصوصی صورت یہ ہے کہ کان ، آنکھ ، ہاتھ ، پاؤں بلکہ تمام اعضاء کو گناہوں سے روکے لیکن اس کی آخری سٹیج یہ ہے کہ روزے دار خداوند تعالیٰ سے غافل کر دینے والی ہر شے سے بے نیاز ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف رُخ کرے بس اسی پیدا شدہ صورت سے معرفت الٰہی پیدا ہوتی ہے اور یہ سب کچھ خداوند تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر بھوکا رہنے سے حاصل ہوتا ہے ۔

روزے سے دماغی قوتیں بڑھتی ہیں :

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جب صحت درست ہو تو دماغ بھی صحیح کام کرتا ہے اور صحت کا انحصار معدہ کی درستی پر ہے جبکہ کھانے پینے کی پرہیز معدہ کو درست رکھنے کی بنیاد ہے۔ لہٰذا روزے سے دماغی قوتوں میں خوب اضافہ ہوتا ہے۔ مزید برآں روزہ براہ راست بھی دماغ پر اثر انداز ہوتا ہے۔ حکمار کا کہنا ہے کہ جب معدہ پُر ہو جائے تو دماغی قوتیں کام نہیں کرتیں اور جب معدہ خالی ہو تو تمام جسمانی قوی اپنا اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔

حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"یَا بُنَیَّ إِذَا امْتَلَأَتِ الْمَعِدَةُ نَامَتِ الْفِکْرَةُ وَخَرَسَتِ الْحِکْمَةُ وَقَعَدَتِ الْأَعْضَاءُ عَنِ الْعِبَادَةِ"

کہ "اے میرے بیٹے، جب معدہ بھر جاتا ہے تو عقل و فکر کا مادہ سو جاتا ہے، حکمت گونگی ہو جاتی ہے اور اعضاء عبادت سے کترانے لگتے ہیں"

علامہ محمد بن عبدالرحمان بخاریؒ کہتے ہیں کہ:

"پیٹ کے مناسب بھوکا رہنے سے کئی قسم کے حواس کی بھوک زائل ہو جاتی ہے۔ اور اس کے سیر ہونے سے آنکھ، زبان، ہاتھ اور شرمگاہ بھوکے ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا پیٹ کو مناسب بھوکا رکھنا ہی بہتر ہے جو ان حواس کی سیری کا باعث ہے"

______ اور پیٹ کو مناسب بھوکا رکھنے کے لئے روزے سے بہتر کوئی طریقہ نہیں!

روزہ ایک دوسرے سے ہمدردی سکھاتا ہے:

جب بھوک ستاتی ہے تو دل میں ان لوگوں کا احساس پیدا ہوتا ہے جو اکثر بھوکے رہتے ہیں۔ روزہ کی وجہ سے روزہ دار کے دل میں اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے ہمدردی کا جذبہ ابھر آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث میں جو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ذکر ہے کہ:

"وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر يزاد فيه رزق المؤمن"

(مشکوٰۃ، بحوالہ بیہقی)

"رمضان صبر کا مہینہ ہے جس کا ثواب جنت ہے اور یہ ہمدردی کا مہینہ ہے، اس میں ایماندار کا رزق بڑھ جاتا ہے"

الغرض روزہ سے ہمیں دینی و دنیوی اور ابدی اور وقتی ہر قسم کے فوائد میسر آتے ہیں۔ خدا کرے ہم روزے اور رمضان کی تمام سعادتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ سکیں، آمین!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نمازِ تراویح :

آٹھ رکعت سنتِ نبوی ہے ۔ (بخاری شریف عن عائشہؓ)

حضرت عمرؓ نے ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو حکم دیا تھا کہ رمضان المبارک میں لوگوں کو گیارہ رکعت پڑھائیں[1] (یعنی آٹھ تراویح اور تین وتر)

تراویح دو دو کر کے پڑھی جائیں، نمازِ وتر کی تعداد ایک سے نو تک ہے پڑھنے کے طریقے مختلف ہیں

دعائے قنوت :

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نمازِ وتر میں جب کہ میں رکوع سے سر اٹھاؤں اور صرف سجدہ باقی رہ جائے، یہ دعا سکھائی :

"اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنَا فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنَا فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ" (بیہقی ج ۲، ص ۲۱۰)

دعائے قنوت میں مقتدیوں کا آمین کہنا صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے ۔ (قیام اللیل، عون المعبود)

لیلۃ القدر :

رمضان المبارک میں ایک رات ایسی بھی ہے جس میں قیام کا ثواب ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے قرآن مجید سورۃ القدر میں اس کا ذکر ہے ۔ یہ وہ مبارک رات ہے کہ جس میں قرآن مجید لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل ہوا ۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبح صادق کے طلوع تک صلائے عام ہوتی ہے کہ "ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ میں اس کے گناہ بخش دوں ؟"

"ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق دوں ؟"

"ہے کوئی جنت کا طالب کہ میں اس کی مراد پوری کروں ؟"

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اس رات کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو" (بخاری)

حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر میں لیلۃ القدر پالوں

---

[1] مؤطا امام مالک، مشکوٰۃ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کامیاب ہو جاؤں تو کون سی دعا پڑھوں؟ آپؐ نے فرمایا:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ" (مشکوٰۃ)

اعتکاف:

عبادت کی نیت سے اپنے آپ کو مسجد میں بند کر لینا اعتکاف کہلاتا ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ امہات المومنینؓ بھی اعتکاف کیا کرتی تھیں۔ معتکف حضرات ۲۰ رمضان کو نمازِ مغرب سے پہلے مسجد میں جائیں اور اکیسویں کو نمازِ فجر کے بعد جائے اعتکاف میں داخل ہو جائیں اور عید کا چاند دیکھ کر باہر نکلیں۔

مسائل عید الفطر

۱۔ عید کے دن غسل ضرور کیجئے۔

۲۔ بہترین خوشبو استعمال کیجئے۔

۳۔ نماز کے لئے کچھ کھا کر جائیے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طاق کھجوریں کھا کر جاتے تھے۔

۴۔ عید کے لئے پیدل جانا بہتر ہے۔

۵۔ عورتیں بھی سادہ لباس پہن کر عیدگاہ میں ضرور جائیں۔

۶۔ عید کی نماز سے قبل صدقۃ الفطر ادا کرنا ضروری ہے ——— ۲ سیر گیارہ چھٹانک فی کس گندم یا اس کی قیمت ادا کریں۔

۷۔ عید الفطر کی نماز کھلے میدان میں ادا کرنا سنت ہے۔

۸۔ عید کی نماز میں اذان و اقامت کی ضرورت نہیں۔

۹۔ عید کی نماز میں کل بارہ تکبیریں ہیں۔ یہ تکبیریں قرأت سے پہلے ہوں گی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں ہوں گی۔ دوسری میں تکبیر انتقال کے بعد پانچ تکبیریں ہوں گی۔

۱۰۔ خطبہ نماز کے بعد دیا جاتا ہے جو سننا ضروری ہے۔

۱۱۔ عید کی مبارکباد اپنے احباب کو ملتے وقت دیجئے اور یہ الفاظ کہیے:

"تقبل اللہ منا و منک" (اللہ تعالیٰ ہم آپ سب کی طرف سے قبول فرمائے)

۱۲۔ عیدگاہ آتے اور جاتے وقت راستہ بدل لیجئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۳ - عید سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں -

۱۴ - نمازِ عید کی بھی دوسری نمازوں کی طرح قضاء ادا کی جا سکتی ہے -

۱۵ - عید الفطر کے دن اللہ تعالیٰ اس قدر لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں جسقدر سارے رمضان میں آزاد کئے جاتے ہیں -

۱۶ - عید کے روز صاف ستھرا لباس پہننا چاہیئے -

۱۷ - بعض لوگ عید کے روز زیارتِ قبور کے لئے جاتے ہیں - حالانکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں -

۱۸ - عید کے دن عیدگاہ کے راستے میں نماز سے قبل یہ تکبیریں ہر مسلمان باآوازِ بلند پڑھے -

اللہ اکبر اللہ اکبر ط لا الہ الا اللہ

واللہ اکبر اللہ اکبر ط وللہ الحمد -

عید کے جشنِ مسرت میں اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری کا پہلو موجود ہے کہ ایک روزہ دار جس نے پورا مہینہ بھوک و پیاس اس لئے برداشت کی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوگی، بعد عید کے دن یقیناً اسے خوشی ہوگی کہ اس کی محنت ٹھکانے لگی اور اجر کا مستحق ٹھہرا - قرآن مجید نے اسی مقصد کی طرف اشارہ فرمایا ہے :

" ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علیٰ ما ھداکم ولعلکم تشکرون "

" تاکہ تم (روزوں کی) گنتی کو پورا کر لو اور اللہ تعالیٰ نے جو سیدھی راہ تم کو دکھائی ہے، اس نعمت پر اس کی بڑائی بیان کرو تاکہ تم شکر گذار بنو "

قاری محمد انور کی نمایاں کامیابی

جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ کے ہونہار طالب علم الحافظ القاری محمد انور کوٹی ملتانی، برادر جناب محمد اسلم مینیجر " الاسلام " گوجرانوالہ نے جامعہ محمدیہ تجوید القرآن چوک نیائیں گوجرانوالہ کے ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۹۸ھ کو ہونے والے تجوید و قرأت کے امتحان میں سو فیصد اور درس نظامی کی ابتدائی دو کلاسوں کی کتابوں میں ۹۶٪ نمبر حاصل کر کے پورے جامعہ میں اول آئے ہیں - دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا میں ایسی ہی کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار فرمائے - آمین !

© rasailojaraid.com